بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفرقان

قرآنی قاعدہ

"الفرقان قرآنی قاعدہ" اساتذہ اور طالب علموں میں قرآن کی تعلیم جدید اسلوبِ تجوید قرآنی کے ذریعے مختصر وقت میں نہایت ہی جامع اور آسان انداز سے قرآن سکھانے کا خاص ذوق وشوق اور جذبے کو بیدار کرنے کو اصلِ ہدف سمجھتا ہے۔ انشاءاللہ "الفرقان قرآنی قاعدہ" کو بطریق احسن تعلیمی ادارے اور آن لائن قرآن پڑھنے اور پڑھانے والے اپنے لیے بہترین معاون اور مددگار پائیں گے۔

از قلم

محمد صادق نجفی

مجتمع الصادق جتوئی مظفرگڑھ پنجاب پاکستان
رابطہ نمبر:00923314534093

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام ـــــــــــــــــــ الفرقان قرآنی قاعدہ

ترتیب ـــــــــــــــــــ محمد صادق نجفی

پروف ریڈنگ ـــــــــــــــــــ کربلائی

کمپوزنگ وڈیزینگ ـــــــــــــــــــ نجفی

پیکش ـــــــــــــــــــ دارالقرآن فاطمیہ (س) جتوئی

مجتمع الصادق

جتوئی مظفرگڑھ پنجاب پاکستان

رابطہ نمبر : 00923314534093

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فرمانِ الٰہی

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ [۱]

"(اے رسولؐ) اپنے پروردگار کے نام سے پڑھیئے جس نے (سب کائنات کو) پیدا کیا۔"

اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ﴿۳﴾ [۲]

"پڑھیئے! آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔"

وَ قُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰہُ لِتَقۡرَاَہٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُکۡثٍ وَّ نَزَّلۡنٰہُ تَنۡزِیۡلًا ﴿۱۰۶﴾ [۳]

"ہم نے قرآن کو متفرق طور پر (جدا جدا کرکے) نازل کیا ہے تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے
ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور ہم نے اسے (موقع بموقع) بتدریج نازل کیا ہے۔"

وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ؕ﴿۴﴾ [۴]

"قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (اور واضح کرکے) پڑھا کیجئے۔"

وَ لَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ [۵]

"بیشک ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے آسان بنادیا ہے۔"

---

[۱] سورہ العلق ۹۶، آیت ۱۔

[۲] سورہ العلق ۹۶، آیت ۳۔

[۳] سورہ اسراء ۱۷، آیت ۱۰۶

[۴] سورہ مزمل ۷۳، آیت ۴۔

[۵] سورہ القمر ۵۴، آیت ۱۷۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات

خَیۡرُکُمۡ مَّنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَعَلَّمَہٗ [1]

"تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔"

اِقۡرَءُوا الۡقُرۡاٰنَ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یُعَذِّبُ قَلۡبًا وَّعَی الۡقُرۡاٰنَ [2]

"قرآن پڑھو کیونکہ جو دل قرآن کو پا لیتا ہے خدا اسے عذاب نہیں دیتا۔"

اِنِّیۡ تَارِکٌ فِیۡکُمُ الثَّقَلَیۡنِ: کِتَابَ اللّٰہِ، وَعِتۡرَتِیۡ اَہۡلَ بَیۡتِیۡ، مَآ اِنۡ تَمَسَّکۡتُمۡ بِہِمَا لَنۡ تَضِلُّوۡا بَعۡدِیۡ اَبَدًا [3] **وَاِنَّہُمَا لَنۡ یَّفۡتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الۡحَوۡضَ.** [4]

"حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں (ایک) کتاب خدا اور (دوسری) میری عترت اہل بیت علیہم السلام، اگر تم انھیں اختیار کئے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے، یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچیں"۔

---

[1] مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل۔ ج ۴ ص ۲۳۵

[2] مستدرک الوسائل ومستنبط المسائل۔ ج ۴ ص ۲۴۵

[3] ۔ومن الحوار اکتشفت الحقیقۃ۔المستبصر: ہشام آل قطیط ص ۳۰۲۔

[4] صحیح مسلم: حدیث ۱۲۲۷، سنن دارمی: حدیث ۴۳۲۲، مسند احمد: ج ۳، ۱۴، ۱۷، ۲۶ حدیث ۳۶۶۴ و ۳۷۔ ۱۸۲۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کے ارشادات

اَفِيۡضُوۡا فِيۡ ذِكۡرِ اللهِ فَاِنَّهٗ اَحۡسَنُ الذِّكۡرِ [۱]

"اللہ کے ذکر میں بڑھے چلو اس لیے کہ وہ بہترین ذکر ہے۔"

وَتَعَلَّمُوا الۡقُرۡاٰنَ فَاِنَّهٗ اَحۡسَنُ الۡحَدِيۡثِ، وَتَفَقَّهُوۡا فِيۡهِ فَاِنَّهٗ رَبِيۡعُ الۡقُلُوۡبِ، وَاسۡتَشۡفُوۡا بِنُوۡرِهٖ فَاِنَّهٗ شِفَآءُ الصُّدُوۡرِ، وَاَحۡسِنُوۡا تِلَاوَتَهٗ فَاِنَّهٗ اَنۡفَعُ الۡقَصَصِ [۲]

"اور قرآن کا علم حاصل کرو، کہ وہ بہترین کلام ہے اور اس میں غور وفکر کرو، کہ یہ دلوں کی بہار ہے، اس کے نور سے شفا حاصل کرو، کہ یہ سینوں کے اندر چھپی ہوئی بیماریوں کے لیے شفا ہے اور اس کی خوبی کے ساتھ تلاوت کرو کہ اس کے قصّے دوسرے سب قصّوں سے زیادہ فائدہ مند ہیں۔"

اَلتَّرۡتِيۡلُ حِفۡظُ الۡوُقُوۡفِ وَاَدَاءُ الۡحُرُوۡفِ [۳]

"ترتیل وقف اور حروف کی ادائیگی کا خیال رکھنا ہے۔"

اللهَ اللهَ فِي الۡقُرۡاٰنِ فَلَا يَسۡبِقَنَّكُمۡ اِلَى الۡعِلۡمِ بِهٖ غَيۡرُكُمۡ [۴]

"خدا کے لیے، خدا کے لیے! قرآن کے بارے میں (غفلت نہ کرنا) کہ دوسرے لوگ اس سے علم حاصل کرنے میں تم سے سبقت لے جائیں۔"

---

[۱] از اقتباس نہج البلاغہ

[۲] از اقتباس نہج البلاغہ

[۳] بحارالانوار ۶۷، ۸۴ صفحہ ۳۲۳، ۱۸۸

[۴] وصیت نامہائے چہاردہ معصومین علیہم السلام، صفحہ ۴۵۔ (یہ کلمات حضرت علی علیہ السلام نے اپنی آخری وصیت میں فرمائے ہیں)

غرض تالیف

فخر عالم، اشرف واکرم انسان، اس معراج پر فائز ہوئے کہ کلام کبریا کو حقیر بندوں تک پہنچا دیا۔ اپنے جیسے اہل بیتؑ بنائے نسل انسانی کو معصوم والدین سے روشناس کروایا۔ کہ

إِنَّ وُلْدَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ عليها السلام إِذَا عَرَّفَهُمُ اللهُ هٰذَا الْأَمْرَ لَمْ يَكُونُوا كَالنَّاسِ.

علی و فاطمہ علیہا السلام کی اولاد اگر اس ولایت کو سمجھ لے تو عام انسانوں جیسے نہیں ہیں۔ [1]

قرآن واہل بیتؑ کی محبت میں ڈھلنا سکھا کر خلافت خدا تک پہنچنے کا راستہ بتا دیا۔

شیطان کو مایوس کر دیا خدا سے "وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى" [2] کی سند لے کر ناقصوں کو کامل کر دیا۔ اتنے اچھے انداز سے نمونہ عمل بنے، رحمت خالق میں ایسے ڈھلے رحمۃ للعالمین بن گئے۔ مرضی معبود، عین اللہ، لسان اللہ، ید اللہ، "وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللهَ رَمٰى" [3] "وَمَا تَشَاۤءُونَ إِلَّآ أَنْ يَّشَاۤءَ اللهُ" [4] "إِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاۤءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُورًا" [5]۔

خدا نے کہہ دیا مجھ سے ملنا ہے تو ان سے مل کر رہو ان کی ناراضگی میرا غضب ہے۔ ہر لحظہ ترقی کا راستہ سکھا دیا۔ انسان کو عامل بنا دیا۔

جس نے ان کو چھوڑا عقل و ترقی کو چھوڑ دیا، احمق کی سند پائی، منافقین اور جاہلیت کی موت کو اختیار کیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو نصیحت فرمائی:

إِذَا اشْتَغَلَ النَّاسُ بِالنَّوَافِلِ فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِالْفَرَائِضِ. [6]

جب لوگ مستحبات اور نوافل میں پھنسے ہوں اے علیؑ! تمہاری نظر فرائض اور اپنی ذمہ داری پر ہونا چاہئے۔

إِذَا تَقَرَّبَ النَّاسُ إِلَى خَالِقِهِمْ بِأَبْوَابِ الْبِرِّ، فَتَقَرَّبْ إِلَيْهِ بِأَنْوَاعِ الْعَقْلِ. [7]

---

[1] بحار الانوار (ط۔ بیروت) جلد ۴۹ ص ۲۲۳
[2] سورۂ ضحیٰ: ۵
[3] سورۂ انفال: ۱۷
[4] سورۂ دہر: ۳۰
[5] سورۂ دہر: ۲۲
[6] میزان الحکمۃ (ری شہری) الجزء الثالث ص ۲۴۰
[7] الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاہین: رقم حدیث ۲۵۶

جب لوگ نیکی کے ذریعے خدا کا تقرب چاہ رہے ہوں اے علیؑ! تم عقل سے کام لینا، لوگوں سے بڑھ جاؤ گے۔
جیسے استاد شاگرد سے کہتا ہے: بیٹا تحفے کے ذریعہ مجھے خوش کرنے کی کوشش نہ کرو خود مجھ جیسے بن جاؤ۔
أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا.[۱]
علیؑ جیسے بن جاؤ......اپنے آپ کو فضیلت کے کمال تک پہنچاؤ دشمن کو اذیت ہوتی رہے گی۔
عاقل وہ ہے جو دو برائیوں میں سے کمتر اور دو اچھائیوں میں سے بہتر کو تشخیص دے کر ہر لحظہ ترقی کرتا رہے۔
مَنْ لَمْ يُهَذِّبْ نَفْسَهُ لَمْ يَنْتَفِعْ بِالْعَقْلِ.[۲]
جو اپنے نفس کی تربیت نہیں کرتا عقل سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔
احمق وہ ہے جس کے نفس کی ترقی رک جائے۔
فَالْمَوْتُ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْحَيَاةِ.[۳]
اس کے لئے موت بہتر ہے زندگی سے............۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن و اہل بیتؑ امت کی رہنمائی کے لئے چھوڑ گئے۔ جو ائمہ ہدیٰ ہیں سند خدا اور رسول کی گواہی ہے۔ وہاں پہنچائیں گے جہاں خدا بندوں کو دیکھنا چاہتا ہے۔
عقلاً و نقلاً آخری زمانے کے لوگ ہر چیز میں ترقی یافتہ ہیں۔ ان کے لیے سورۂ توحید، سورۂ حشر کی آخری اور سورۂ حدید کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔
ان کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
يَا لَيْتَنِي قَدْ لَقِيتُ إِخْوَانِي.[۴]
اے کاش! میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کرسکتا۔

والسلام مع الاکرام محمد صادق نجفی

---

[۱] تحف العقول: النص ۴۳۰
[۲] غرر الحکم ودرر الکلم ص ۶۵۱ ح ۱۳۱۹
[۳] الامالی (للصدوق)/ النص: ۲۶۸
[۴] الامالی (للمفید)۔ النص: ۶۳

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿٤﴾

باب مدینۃ العلم، یعسوب الدین، امیر المومنین علیہ السلام نے ترتیل کی تعریف ان الفاظ سے فرمائی ہے۔

الترتیل حفظ الوقوف و
- بیان الحروف
- اداء الحروف
- تجوید الحروف

عبارت مختلف انداز سے نقل ہوئی ہے اگرچہ مفہوم واضح ہے کہ [1]

"ترتیل وقف اور حروف کی ادائیگی کا خیال رکھنا ہے"

❁ کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لیے چند مطالب پر توجہ ضروری ہے۔

(۱) قوانین (۲) قوانین کا صحیح استعمال (۳) لہجہ (۴) حُسن وکمال (۵) تدریس

لہجے میں اگرچہ اہل زبان مددگار ہوتے ہیں، لیکن حُسن وکمال کے لیے شعبے کے ماہر کی قرأت سنیں۔ ایک ہی سورہ کو بار بار سنیں، ہر روز تبدیل نہ کریں۔

---

① اعراب کے لحاظ سے اگر حفظ پر عطف کریں تو پیش اگر وقوف پر عطف کریں تو زیر پڑھا جائے گا

حروف تہجی

عربی میں اٹھائیس (28) حروف تہجی ہیں۔ جس الف پر کوئی علامت ہو اسے ہمزہ (ء) کہتے ہیں۔

أ الف Alif	ب با Baa	ت تا Taa	ث ثا Saa
ج جیٓم Jeeem	ح حا Haa	خ خا Khaa	د دآل Daaal
ذ ذآل Zaaal	ر را Raa	ز زا Zaa	س سیٓن Seeen
ش شیٓن Sheeen	ص صآد Saaad	ض ضآد Zaaad	ط طا Tuah
ظ ظا Zua	ع عیٓن Ahaaan	غ غیٓن Ghaaan	ف فا Faa
ق قآف Qaaaf	ك کآف Kaaaf	ل لآم Laaam	م میٓم Meeem
ن نوٓن Nooon	و وآو Waaaw	ہ ھ ہا Haa	ی یا Yaa

حروف کوپڑھنے کی علامتیں

Vowel Marks

زبر Zabar	بَ	فتحة Fatha
زیر Zair	بِ	كسرة Kasra
پیش Paish	بُ	ضمة Zamma
کھڑا زَبر Standing Zabar	بٰ	حروف مد Standing Fatha
کھڑا زیر Standing Zair	بٖ	حروف مد Standing Kasra
اُلٹا پیش Inverted Paish	بٗ	حروف مد Inverted Zamma
مد Stretching Madd	بٓ	مد Madd

حروف کی آوازیں

Voice of Alphabet

ہر حرف تنہا کی نو (۹) مختلف آوازیں ہیں۔

Each single letter produce 9 different sounds.

مد	حروف مد	زبر-زیر-پیش
بٓ Baaa	بٰ Baa	بَ Ba
بٖٓ Beee	بٖ Bee	بِ Be
بٓٗ Buuu	بٗ Buu	بُ Bu

ہر حرف تنہا کو پندرہ (۱۵) طریقوں سے لکھا جا سکتا ہے

Each single letter write in 15 styles.

Baaa بَآ بٓ	Baa بَا بٰ	Ba بَ
Beee بِیٓ بٖٓ	Bee بِی بٖ	Be بِ
Buuu بُوٓ بٓٗ	Buu بُو بٗ	Bu بُ

Exercise-مشق

کبھی حروف کا نام لے کر، کبھی نام لیے بغیر (زبر-زیر-پیش) کی مشق کریں۔

ا - ءَُِ	بَُِ	تَُِ	ثَُِ
جَُِ	حَُِ	خَُِ	دَُِ
ذَُِ	رَُِ	زَُِ	سَُِ
شَُِ	صَُِ	ضَُِ	طَُِ
ظَُِ	عَُِ	غَُِ	فَُِ
قَُِ	كَُِ	لَُِ	مَُِ
نَُِ	وَُِ	ہَُِ - ھَُِ	یَُِ

Exercise-مشق

وَرَقَ	اُذُنُ	دَرَسَ	اِرَمَ
وَزُنَ	وُزِغَ	دُرِجَ	رَدِفَ
وَرَثَ	رِدَأَ	وَرَعَ	دَوَمَ
وَدَعَ	وُزِرَ	وَرِمَ	رَزَمَ
وَرَدَ	رَوَدَ	رُزِقَ	ذَوَبَ
زَرِبَ	زُرِيَ	وَدِقَ	زَرِعَ
كَمَثَلِهٖ	لَقَتَلَكَ	سَتَجِدُنِ	فَبَصَرُكَ

وضاحت

❁ زبر، زیر، پیش کا اردو لہجہ کیونکہ عربی میں بھی استعمال ہوتا ہے اس لیے اس کو غلط نہیں کہہ سکتے ہماری زیادہ تر غلطی کھینچنے کی مقدار میں ہوتی ہے۔ زیر، زبر، پیش کی مقدار کو کھینچ کر الف، واو، یا سے ملا دیتے ہیں جن کو "حروف مد" کہا جاتا ہے۔

❁ یہ غلطی عام طور پر کلمہ کی ابتداء میں نہیں ہوتی یعنی کوئی عَلِی کو عَالِی نہیں پڑھتا۔

❁ یہ غلطی کلمہ کے درمیان میں بھی نہیں ہوتی یعنی کوئی فاطِمہ کو فاطی یا فاطے مہ نہیں پڑھتا۔

❁ لیکن کلمہ کے آخر میں یہ غلطی زور دینے یا کھینچے کی بنا پر ہو جاتی ہے جیسے الحمدُلِلّٰہِ۔

❁ اسی طرح جب ہم حروف کو ہجے کرتے ہیں دَرَسَ یعنی دال زبر دا، را زبر را، سین زبر سا۔

❁ آواز دَرَسَ سے دا، را، سا بن جاتی ہے جیسے کوئی اُذِنَ کو اُو ذِیناَ پڑھے یا اردو میں ذَرَسَ کو ذا، را، سا پڑھے۔

❁ اسی وجہ سے ہجے کرنے کے بجائے آوازوں کا سنانا اور کلمہ کو توڑ توڑ کر پڑھنا بہتر سمجھا جاتا ہے۔

عربی زبان میں ان علامتوں کے نام منہ کی حالت کو دیکھتے ہوئے رکھے گئے ہیں:

زبر: اس میں منہ کھلتا ہے آواز اوپر کی جانب مائل ہوتی ہے۔ کھلنے کو عربی میں فتح کہتے ہیں، اس لیے اس علامت کو حرف کے اوپر لگایا گیا اور فتحۃ نام رکھا گیا۔

زیر: زیر میں نچلے ہونٹ کی حالت ٹوٹنے جیسے ہو جاتی ہے اور آواز نیچے کی جانب مائل ہوتی ہے اس لیے اس کا نام کسرہ رکھا گیا اور علامت کو نیچے لگایا گیا، ٹوٹنے کو کَسْرٌ کہتے ہیں۔

پیش: دونوں ہونٹ گول ہو کر مل جاتے ہیں آواز سامنے کی جانب مائل ہوتی ہے، ملنے کو ضم کہا جاتا ہے اس لیے ضمہ نام رکھا گیا اور علامت کو سامنے لگایا گیا۔

آخر میں یہ جو گول "ۃ" ہے یہ کھینچے کی مقدار کو بیان کرتی ہے، یعنی بہت معمولی صرف ایک بار، تا کہ ہمیں پتا چل جائے کہ حرف تنہا میں زبر زیر پیش کی آوازیں تین سے زیادہ ہیں۔

بھاری پڑھے جانے والے حروف

ص۔ض۔ط۔ظ۔خ۔غ۔ق

۞ عربی زبان میں کچھ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں جن کو ادا کرتے وقت زبان سیدھی اور نیچے کی جانب رہتی ہے اور کچھ حروف بھاری پڑھے جاتے ہیں جن کو ادا کرتے وقت زبان تالو سے نزدیک ہو جاتی ہے۔ ان کو حروف استعلاء کہتے ہیں۔

۞ حرف "لام" صرف کلمہ جلالہ "اللہ" میں اُس وقت بھاری پڑھا جاتا ہے جب اُس سے پہلے زبر یا پیش آئے باقی تمام مقامات پر "لام" کی آواز باریک رہتی ہے۔

۞ حرف "را" بھی کچھ مقام پر بھاری اور کچھ مقام پر باریک ادا ہوتا ہے جس کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

۞ ص س... ط ت ... ظ ذ میں صرف بھاری اور باریک ہونے کا ہی فرق ہے جس کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

ضَلَّ ظَلَّ ذَلَّ زَلَّ

طَ تَ طٰ تٰ طٓ تٓ

نماز میں قرائت اس طرح واجب ہے کہ حروف کو صحیح اعراب کے ساتھ لغت عرب کے مطابق ان کے مخرج سے ادا کیا جائے۔

اسی طرح کلمہ کی حرکت وسکون اعراب و بناء حذف، قلب، ادغام، مد واجب وغیرہ عربی اسلوب کے مطابق ہوں۔

ان چیزوں کی کمی بیشی سے قرائت باطل ہو جاتی ہے۔ (منہاج جلد ۱ صفحہ ۶۰۶)

نوٹ: نماز میں قرائت صحیح کرنا واجب نہیں ہے کوشش کرنا واجب ہے۔ اگر صحیح نہیں ہو سکتی تو شین بلال رضؓ سین کی صورت میں صحیح ہے۔

حروف مدکی آوازیں

Voice of Alphabets Madd

ء — أَ ئِي ئُو	ب — بَا بِي بُو	ت — تَا تِي تُو	ث — ثَا ثِي ثُو
ج — جَا جِي جُو	ح — حَا حِي حُو	خ — خَا خِي خُو	د — دَا دِي دُو
ذ — ذَا ذِي ذُو	ر — رَا رِي رُو	ز — زَا زِي زُو	س — سَا سِي سُو
ش — شَا شِي شُو	ص — صَا صِي صُو	ض — ضَا ضِي ضُو	ط — طَا طِي طُو
ظ — ظَا ظِي ظُو	ع — عَا عِي عُو	غ — غَا غِي غُو	ف — فَا فِي فُو
ق — قَا قِي قُو	ك — كَا كِي كُو	ل — لَا لِي لُو	م — مَا مِي مُو
ن — نَا نِي نُو	و — وَا وِي وُو	ھ — هَا هِي هُو	ی — يَا يِي يُو

Exercise-مشق

Complete word with Pronunciations-تلفظ کے ساتھ جملے ادا کریں۔

نُوحِیهَا Nuu-hee-haa	اٰیَاتِی Aaa-yaa-tee
اِیْتِنَا Aee-tee-naa	اُوْذِیْنَا Auu-zee-naa
دَاوٗدُ Daa-auu-do	غَاوُوْنِ Gaa-woo-nii
مِیْكَالَ Mee-kaa-la	لِاِیْلٰفِ Le-aee-laa-fa
اُوْتِیْنَا Auu-tee-naa	اٰتُوْنِی Aaa-tuu-nii

حروفِ مقطعات

الٓرٰ اَلِفْ۔لَآمْ۔رَا Alif-laaam-raa	الٓمّٓرٰ اَلِفْ۔لَآمْ۔مِیْمْ۔رَا Alif-laaam-meeem-raa	الٓمّٓ اَلِفْ۔لَآمْ۔مِیْمْ Alif-laaam-meeem
طٰسٓ طَا۔سِیْنْ Tuah-seeen	الٓمّٓصٓ اَلِفْ۔لَآمْ۔مِیْمْ۔صَآدْ Alif-laaam-meeem-saaad	صٓ صَآدْ Saaad
طٰسٓمّٓ طَا۔سِیْمْ۔مِیْمْ Tuah-seeem-meeem	قٓ قَافْ Qaaaf	یٰسٓ یَا۔سِیْنْ Yaa-seeen
کٓھٰیٰعٓصٓ کَاف۔ھَا۔یَا۔عَیْنْ۔صَآد Kaaaf-haa-yaa-ahaaan-saaad	حٰمٓ حَا۔مِیْمْ Haa-meeem	نٓ نُوْن Nooon
حٰمٓ۔عٓسٓقٓ حَا۔مِیْمْ۔عَیْنْ۔سِیْنْ۔قَافْ Haa_meeem_ahaaan_seeen_qaaaf	طٰهٰ طَا۔هَا Tuah- haa	

حروف کو ملانے والی علامتیں

Sing of joining Alphbets

Symboles-علامتیں	Name of Symboles-علامات کے نام
ـْ	جزم Jazam
ـّ	تشدید Tashdeed
ـً	زبر والی تنوین Two Zabar
ـٍ	زیر والی تنوین Two Zair
ـٌ	پیش والی تنوین Two Paish

سکون (ـْـ) کو پڑھنے کا طریقہ

سکون والے حروف کو اس سے پہلے والے حرف سے ملا کر پڑھتے ہیں، سکون والے حرف پر آواز آ کر رک جاتی ہے۔
اس کو ساکن کہتے ہیں۔ سکون سے پہلے دس (۱۰) علامات آسکتی ہیں جن کو پڑھنے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے:

علامتیں ـَ ـِ ـُ   ـٰ ـٖ ـٗ   ـْ   ـً ـٍ ـٌ

رَبْ	رِبْ	رُبْ
رٰبْ رَابْ	رٖبْ رِيْبْ	رٗبْ رُوْبْ
رَيْبْ	رَوْبْ	وَرْبْ
رًبْ	رٍبْ	رٌبْ

Exercise-مشق

اَسْ	لَمْ	تُمْ	اَسْلَمْتُمْ
مُسْ	تَبْ	شِرْ	مُسْتَبْشِرْ
فَلْ	يَنْ	ظُرْ	فَلْيَنْظُرْ
مُسْ	تَضْ	عَفْ	مَسْتَضْعَفْ
نَخْ	لُقْ	كُمْ	نَخْلُقْكُمْ
فَلْ	يَعْ	بُدْ	فَلْيَعْبُدْ
لَمْ يَطْ	مِثْ	هُنْ	لَمْ يَطْمِثْهُنْ
فَلْ يَسْ	تَعْ	فِفْ	فَلْيَسْتَعْفِفْ

حروف لین اور امالہ

زبر کی آواز کو ”و ی“ سے اس طرح ملائیں کہ ”و ی“ کی آواز نرمی سے کھینچ کر ادا ہو تو حروف لِین کہتے ہیں۔ اگر ”وْ“ اور ”یْ“ کی آواز نہ ہو بلکہ اردو کی بڑی ”ے“ کی آواز آئے تو اِمالہ کہتے ہیں۔ جیسے سورہ ھود ۱۱، آیت ۴۱۔ مَجْرٖىهَا کو مَجْرِےهَا پڑھیں گے۔

حروف مد	بَا	بَآلْ
	بِی	بِیْٓلْ
	بُو	بُوْٓلْ
حروف لین	بَیْ	بَیْٓلْ
	بَوْ	بَوْٓلْ
امالہ	بے	بےٓلْ

Exercise-مشق

اَیْ۔اَوْ	بَیْت	اَوْل	عَیْنَیْن
ثَیْ۔ثَوْ	اَیْن	جَوْن	حَوْلَیْن
حَیْ۔حَوْ	خَیْر	خَوْف	زَوْجَیْن
ذَیْ۔ذَوْ	حَیْث	عَوْن	بَیْتَیْن
سَیْ۔سَوْ	رَیْب	صَوْم	شَیْئَیْن
شَیْ۔شَوْ	صَیْف	قَوْم	کَوْنَیْن
طَیْ۔طَوْ	غَیْث	حَوْل	قَوْلَیْن
غَیْ۔غَوْ	نَیْل	یَوْم	یَوْمَیْن

تشدید(ّ) کوپڑھنے کا طریقہ

تشدید کی صورت میں دو حرف ایک جیسے ہوتے ہیں ان میں سے پہلا حرف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔تشدید والے حرف سے پہلے دس اور خود تشدید والے حرف پر بارہ علامتیں آسکتیں ہیں جن سے (120) آوازیں بنتی ہیں۔

رْ بْ ب

(10) ← → (12)

رَبَّ	رَبِّ	رَبُّ
رَبّٰ رَبَّا	رَبّٖ رَبِّیْ	رَبّٗ رَبُّوْ
رَبّٰٓ رَبَّآ	رَبّٖٓ رَبِّیٓ	رَبّٗٓ رَبُّوٓ
رَبًّا	رَبٍّ	رَبٌّ

Exercise-مشق

جزم کی آواز			تشدید
مُزْ	زَمْ	مِلْ	مُزَّمِّلُ
مُدْ	دَثْ	ثِرْ	مُدَّثِّرُ
زَیْ	یَنْ	نَا	زَیَّنَّا
دُرْ	رِیْ	یُنْ	دُرِّیٌّ
یَشْ	شَقْ	قَقُ	یَشَّقَّقُ
یَطْ	طَوْوَ	فُوْا	یَطَّوَّفُوا
ذُرْ	رِیْیَ	تَنْ	ذُرِّیَّةً

أَتُحَآجُّوٓنِّیْ أَتُ حَآ جْ جُوْنْ نِیْ	شَرِّ النَّفّٰثٰتِ شَرْ رِنْ نَفْ فَا ثَاتِ

ساکن کو تشدید میں تبدیل کرنا

تشدید سے پہلے جزم والے حرف کو نہیں پڑھتے۔

تشدید والے حرف کو الگ الگ کر کے نہ پڑھیں ایک ساتھ شدت سے ادا کریں۔

حروف متجانسین: متقاربین اور متباعدین مین ادغام بھی ہوتا ہے

قَدْ دَّخَلُوْا	اِذْ ذَّهَبَ	قُلْ لَّكُمْ
اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ	يُدْرِكْكُّمُ	اَوْ وَّزَنُوْهُمْ
قَدْ تَّبَيَّنَ	اِذْ ظَّلَمُوْا	اَحَطْتُّ
عَبَدْتُّ	قَالَتْ طَّائِفَةٌ	وَجَدْتُّمُوْهُمْ
قَدْ جَّاۤئَكُمْ	اِرْكَبْ مَّعَنَا	يَلْهَثْ ذّٰلِكَ
وَلٰكِنْ لَّا	اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ	مِنْ رَّبِّهِمْ
قُلْ رَّبِّيْ	مِنْ رَّسُوْلٍ	مِنْ لَّدُنْهُ

تنوین (ً ٍ ٌ) نون ساکن (نْ)

ءً ءٍ ءٌ اَنْ اِنْ اُنْ	بً بٍ بٌ بَنْ بِنْ بُنْ	تً تٍ تٌ تَنْ تِنْ تُنْ	ثً ثٍ ثٌ ثَنْ ثِنْ ثُنْ
جً جٍ جٌ جَنْ جِنْ جُنْ	حً حٍ حٌ حَنْ حِنْ حُنْ	خً خٍ خٌ خَنْ خِنْ خُنْ	دً دٍ دٌ دَنْ دِنْ دُنْ
ذً ذٍ ذٌ ذَنْ ذِنْ ذُنْ	رً رٍ رٌ رَنْ رِنْ رُنْ	زً زٍ زٌ زَنْ زِنْ زُنْ	سً سٍ سٌ سَنْ سِنْ سُنْ
شً شٍ شٌ شَنْ شِنْ شُنْ	صً صٍ صٌ صَنْ صِنْ صُنْ	ضً ضٍ ضٌ ضَنْ ضِنْ ضُنْ	طً طٍ طٌ طَنْ طِنْ طُنْ
ظً ظٍ ظٌ ظَنْ ظِنْ ظُنْ	عً عٍ عٌ عَنْ عِنْ عُنْ	غً غٍ غٌ غَنْ غِنْ غُنْ	فً فٍ فٌ فَنْ فِنْ فُنْ
قً قٍ قٌ قَنْ قِنْ قُنْ	کً کٍ کٌ کَنْ کِنْ کُنْ	لً لٍ لٌ لَنْ لِنْ لُنْ	مً مٍ مٌ مَنْ مِنْ مُنْ
نً نٍ نٌ نَنْ نِنْ نُنْ	وً وٍ وٌ وَنْ وِنْ وُنْ	ھً ھٍ ھٌ ہ ـہ ھَنْ ھِنْ ھُنْ	یً یٍ یٌ یَنْ یِنْ یُنْ

تنوین (ً ٍ ٌ) نون ساکن (نْ)

غنہ: آواز کو منہ میں برقرار رکھنے اور ناک سے ادا کرنے کو کہتے ہیں۔

اقلابِ نون: جب تنوین یا نون ساکن کے بعد حرف "ب" آجائے۔

ب اس صورت میں تنوین اور نون ساکن کی آواز "م" میں بدل جائے گی یہاں غنہ کیا جائے گا۔

مِنۢ بَعۡدِ.........شِقَاقٍۭ بَعِيۡدٍ

ادغام نون: جب تنوین یا نون ساکن کے بعد حروف یرملون آجائیں:

ل-ر اس صورت میں تنوین اور نون ساکن کی آواز ان حروف میں ادغام ہوجائے گی۔

م-ی-و-ن اِنۡ لَّا ... اَلۡ لَا ... اَلَّا ... حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ.........مِنۡ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ

"ل، ر" پر غنہ نہیں ہوگا۔ "وی م ن" پر غنہ کیا جائے گا۔ سکتہ یا کلمہ کا جز ہونے کی صورت میں ادغام نہیں ہوگا۔ (قیل من سکتہ راق دنیا صنوان قنوان بنیان عوجًا سکتہ قیمًا)

اظہار نون: جب تنوین یا نونِ ساکن کے بعد حروف حلقی آجائیں:

ء-ہ-ع- اس صورت میں تنوین اور نونِ ساکن کی آواز اصلی اور صاف رہے گی۔

ح-غ-خ یہاں غنہ نہیں کیا جائے گا: نَبَاتًا حَسَنًا.........مِنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ

اخفاء نون: جب تنوین یا نون ساکن کے بعد باقی پندرہ حروف آجائیں:

اس صورت میں تنوین اور نونِ ساکن کی آواز اصلی تو ہوگی لیکن منہ کی حالت ایسی بنائی جائے گی جیسے بعد والے حرف کو ادا کرنا چاہتے ہیں اگرچہ اس حرف کی آواز نہیں آئے گی لیکن نون کی آواز صاف نہیں رہے گی، یہاں غنہ کیا جائے گا۔ جیسے اردو زبان میں جنگل، منگل پڑھتے ہیں۔

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ كَالۡفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ سورہ الرحمٰن، ۵۵ آیت ۱۴

دو زبر، دو زیر اور دو پیش کو تنوین کہتے ہیں، تنوین اور نونِ ساکن کی آواز بعد میں آنے والے حروف کی وجہ سے بدل بھی جاتی ہے اور کچھ مقامات پر غنہ بھی ہوتا ہے۔

خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا	مِنْۢ بَعْضٍ	اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ	قَنْۢبَرٌ
هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ	مِنْ لَّدُنَّا	وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ	مَوْلُوْدٌ لَّهٗ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	مَنْ رَّبُّكَ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ	مِنْ رَّبِّهِمْ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	مِنْ وَّاقٍ	مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ	لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ
اَجَلٌ مُّسَمًّى	مِنْ مَّآءٍ	اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ	مَنْ يَّشَآءُ	طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ	مَنْ يَّغْفِرُ
كُلًّا نَّقُصُّ	مِنْ نُّوْرٍ	مِنْ نَّبِيٍّ	لَنْ نَّصْبِرَ
كُفُوًا اَحَدٌ	مَنْ خَافَ	فَظًّا غَلِيْظَ	عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ
حَلٰلًا طَيِّبًا	مِنْ فُطُوْرٍ	مَنْشُوْرًا	رُطَبًا جَنِيًّا

غنہ کے مقامات

مقام اول (نّ۔مّ): نون مشدد میم مشدد پر ہمیشہ غنہ ہوگا۔ اَنَّ۔۔۔عَمَّ

مقام دوم (مْ): میم ساکن کے بعد "م" یا "ب" آجائے تو غنہ ہوگا۔

اِلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْنَ.......... یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ

مقام سوم (ً ٍ ٌ نْ): تنوین اور نونِ ساکن کے بعد حروف حلقی اور (ل۔را) کے علاوہ کوئی بھی حرف آجائے تو غنہ ہوگا۔

اصول (ن): تنوین یا نون ساکن کو جزم یا تشدید والے حروف سے اگر ملانا ہو تو تنوین کی آواز (زیر، زبر، پیش) میں بدل جائے گی اور نون کے نیچے زیر دیکر ملائیں گے۔

عَلِیُّ ۨالْمُرْتَضٰی	مُحَمَّدُ ۨالْمُصْطَفٰی	اَحَدُ ۨاللّٰہُ
خَیْرَا ۨالْوَصِیَّۃُ	یَوْمَئِذِ ۨالْمُسْتَقَرُّ	لُمَزَۃِ ۨالَّذِیْ
رَجُلُ ۨافْتَرٰی	بِغُلٰمِ ۨاسْمُہٗ	نُوْحُ ۨابْنَہٗ

نون اور تنوین کی سمری

Summary of (Noon & Tanveen)

Pronounciation of "NOON SAKIN" and "TANVEEN" and alphabets coming after them and position of "NOOR GHUNA" in sentences are voiced as below

مِنْ بَعْدِ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ	م	قلب نون و غنہ Qalb-e-Noon+Ghunna	ب
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرٌ لَّكُمْ	ل ر	ادغامِ نون Idghaam Noon	ل-ر
حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدْ مِن وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ	م ی و ن	ادغامِ نون و غنہ Idghaam Noon+Ghunna	م-ی-و-ن
اَنْعَمْتَ - مِنْ خَوْفٍ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرْ	اصلی و صاف	اظہارِ نون Izhaar Noon	ء-ہ-ع- ح-غ-خ
نَفْسٍ شَيْئًا اَنْزَلْنَاهُ	اصلی و مخفی	اخفاء نون و غنہ Ikhfa Noon+Ghunna	بقیہ 15 حروف
مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰى	ـً ـٍ ـٌ نِ	نون قطنی یا غیبی Small Noon Qutni	ـٌ ـً

حروفِ صامت (و۔ا۔ی۔ل)

حروف کوملاتے وقت بعض حروف لکھے تو جاتے ہیں لیکن پڑھے نہیں جاتے۔ان کو حروف خالی بھی کہتے ہیں۔

و۔ا۔ی

اگران حروف پر چھوٹا سا دائرہ بنا ہوتو ان حروف کو نہیں پڑھیں گے۔مثلاً

اُوْلٰی۔۔۔اُوْلُوْا۔۔۔اُوْلَاتِ۔۔۔اُوْلَاءِ۔۔۔اُوْلٰٓئِكَ۔۔۔اِنْ تَصُوْمُوْا۔۔۔هَوَاْيهُ

ؤ۔أ۔ئ

اگران حروف پر ہمزہ لکھا ہوتو ہمزہ پڑھا جائے گا یہ حروف نہیں پڑھے جائیں گے۔مثلاً

مُؤْمِنْ۔۔۔۔سَأَلَ۔۔۔۔بَارِئُ

وٰ۔یٰ یً

اگران حروف پر کھڑا زبر ہوتو الف پڑھیں گے یہ حروف نہیں پڑھے جائیں گے۔مثلاً

مُوْسٰی۔۔۔۔عِیْسٰی۔۔۔۔صَلٰوۃُ۔۔۔زَکٰوۃُ۔۔۔ھُدًی

لام

حروف شمسی سے پہلے (الف لام کے "لام" کو) نہیں پڑھیں گے، حروف شمسی یہ ہیں۔مثلاً

ت۔ث۔د۔ذ۔ر۔ز۔س۔ش۔ص۔ض۔ط۔ظ۔ل۔ن۔

اَلشَّمْسُ۔۔۔۔اَلطَّالِبُ۔۔۔۔اَلتُّرَابُ

وہ حروف صامت جو بعض اوقات نہیں پڑھے جاتے:

- وسط کلام میں ہمزہ وصل (اُ ۔ ء): یَا ابْنَ اِبِی الْفَضْلُ

- وسط کلام میں حروف مد جب جزم یا تشدید (ـْـ ـّـ) دوسرے کلمہ میں ہو۔

- وسط کلام میں دوزبر والی تنوین کا الف: علیاً

- گول (ۃ) جب اس پر وقف کیا جائے: فَاطِمَۃُ

- وسط کلام میں الف جس پر بیضوی دائرہ ہو۔ مثلاً

اَنَاْ ۔ لٰکِنَّاْ ۔ اَلظَّنُوْنَاْ ۔ اَلرَّسُوْلَاْ ۔ اَلسَّبِیْلَاْ ۔ سَلَاسِلَاْ ۔ قَوَارِیْرَاْ

حروف شمسی

ت۔ث۔د۔ذ۔ر۔ز۔س۔ش۔ص۔ض۔ط۔ظ۔ل۔ن

	اَللَّطِيْفُ	اَلنَّافِعُ	
اَلتَّوَّابُ	اَلثَّمَرُ	اَلدَّآئِمُ	اَلذَّكُوْرُ
اَلرَّازِقُ	اَلزَّيْتُوْنُ	اَلسَّلَامُ	اَلشَّكُوْرُ
اَلصَّمَدُ	اَلضَّآرُّ	اَلطَّاهِرُ	اَلظَّاهِرُ

حروف قمری

عجبا۔ كه۔خوف۔حق۔غمی

	اَلْهَادِىُّ	اَلْيَاسِيْنُ	
اَلْاٰخِرُ	اَلْبَدِيْعُ	اَلْجَامِعُ	اَلْحَسِيْبُ
اَلْخَبِيْرُ	اَلْعَلِىُّ	اَلْغَفُوْرُ	اَلْفَاطِرُ
اَلْقُدُّوْسُ	اَلْكَرِيْمُ	اَلْمُجِيْبُ	اَلْوَارِثُ

ہمزہ وصل (اُ)

- ہمزہ وصل ابتداکلام میں پڑھا جاتا ہے اثناء کلام میں نہیں پڑھا جاتا۔
- ہمزہ وصل پر زبر، الف، لام، الذی، التی، الذین۔ وغیرہ میں آتا ہے۔
- ہمزہ وصل پر پیش فعل میں اس صورت میں آتا ہے جب تیسرے حرف پر اصلی پیش ہو۔
- ہمزہ وصل پر زیر اسم اور فعل کے دوسرے تمام مقامات پر آتا ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ	
رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ	اَلَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا
لَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ	وَاقۡصُدُوۡا
وَاذۡكُرِ اسۡمَ رَبِّكَ	عِنۡدَ اللّٰهِ اِثۡنَا عَشَرَ
مَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ	مَرۡيَمَ ابۡنَتَ عِمۡرَانَ

مشق-Exercise

ہمزہ وصل

پانچ مقامات پر تیسرے حرف پر پیش ہونے کے باوجود ہمزہ وصل کو زیر کے ساتھ پڑھا گیا ہے کیونکہ وہاں پیش کی جگہ اصل میں زیر ہے۔

اِقْضُوْا	اِقْضِيُوا	اِمْضُوْا	اِمْضِيُوا
اِبْنُوا	اِبْنِيُوا	اِمْشُوا	اِمْشِيُوا
اِئْتُوا	اِئْتِيُوا		

اِسْم	اِبْن	اِبْنَت	اِبْنَتَيَّ
اِمْرُءَ	اِمْرَءَ	اِمْرَاَت	اِمْرَأَةُ
اِثْنَانِ	اِثْنَيْنِ	اِثْنَتَانِ	اِثْنَتَيْنِ
اِنْطَلِقُ	اِتَّخَذَ	اِصْطَفٰى	اِشْتَرٰى
اِسْتَمْسَكَ	اِشْمَاَزَّتْ	اِكْشِفْ	اِرْتَقِبْ

ہمزہ وصل سے پہلے ہمزہ (ءا)

ہمزہ وصل سے پہلے ہمزہ استفہام آنے کی صورت میں کبھی ہمزہ وصل مد میں بدل جاتا ہے اور کبھی حذف ہوجاتا ہے۔

قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ	قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ
قُلْ اَتَّخَذْتُمْ	آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ
اَصْطَفَى الْبَنَاتِ	اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا
اَسْتَكْبَرْتَ	اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
اَطَّلَعَ الْغَيْبَ	اَسْتَغْفَرْتَ

ہمزہ وصل کے بعد ہمزہ (اءِ)

ہمزہ ساکنہ سے پہلے ہمزہ وصل کی آواز حروف مد میں بدل جاتی ہے ہمزہ وصل نہ پڑھنے کی صورت میں ہمزہ ساکن پڑھا جائے گا۔

وَائْتُوا ۔اِيْتُوا	وَائْتُوْنِي ۔اِيْتُوْنِي	وَائْتِيَا ۔اِيْتِيَا
وَائْتِ ۔اِيْتِ	وَائْذَنْ ۔اِيْذَنْ	وَاؤْتُمِنَ ۔اُوْتُمِنَ

تعریف مد (~)

❁ حروف مد کے بعد سبب ہمزہ (ء) جزم (ْ) یا تشدید (ّ) میں سے کوئی آ جائے تو مد ہوگا۔ مد کی مقدار دو الف سے چھ الف ہو سکتی ہے۔

❁ مد کی اصل وجہ شاید یہ ہے کہ حروف مد حرف نہیں ہیں بلکہ یہ زیر، زبر، پیش کی کھچی ہوئی حالت ہے۔ اس لیے ان کا مخرج بھی نہیں ہے، جب ان کو ہمزہ سے ملایا جاتا ہے تو اس کی ادائیگی سخت ہے کھینچ کر ملاتے ہیں، تاکہ یہ ملانا آسان ہو جائے۔ جزم و تشدید سے ملاتے وقت التقاء ساکنین جیسی صورت بن جاتی ہے جو سخت ہے اس کو آسان کرنے کے لیے کھینچ کر ملاتے ہیں۔

❁ اس لیے جہاں مجبوری نہیں ہے، جب ساکن یا تشدید دوسرے کلمہ کی ابتدا میں ہو وہاں حروف مد کی آواز کم ہو کر زیر، زبر، پیش میں بدل جاتی ہے۔

❁ حروف لین میں "مد" اور حرف "ض" میں استطالہ شاید اسی وجہ سے ہے:

اَبَاالْفَضْل کو اَبَ الْفَضْل پڑھیں گے۔

اَبِي الْفَضْل کو اَبِ الْفَضْل پڑھیں گے۔

اَبُو الْفَضْل کو اَبُ الْفَضْل پڑھیں گے۔

❁ (ہ) ضمیر سے پہلے اور بعد میں حرکت ہو تو (ہ) پر کھڑے اعراب (ٰ ٖ ٗ) آئیں گے۔ اگر اس کے بعد ہمزہ آ جائے تو مد بھی ہوگا۔

وَقُوَّتِهٖٓ اَقْوُمْ

اقسام مد (~)

حروف مد: ا و ی

سبب مد: ء ّ ْ

(بڑے مد)

مد متصل	حروف مد کے بعد سبب مد ہمزہ ہو اور دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں	مَلٰٓئِكَةِ
مد لازم حرفی مخفف	حروف مد کے بعد سبب مد جزم ہو جیسے حروف مقطعات و حروف تہجی	
مد لازم کلمی مخفف	حروف مد کے بعد سبب مد جزم کلمہ میں ہو	آٰلْاٰنَ
مد لازم حرفی مثقل	حروف مد کے بعد سبب مد تشدید حرف میں ہو	طٰسٓمّٓ
مد لازم کلمی مثقل	حروف مد کے بعد سبب مد تشدید کلمہ میں ہو	اَلضَّآلِّيْنَ اَلْحَآقَّةُ

(چھوٹے مد)

مد منفصل	حروف مد کے بعد سبب مد ہمزہ ہو اور وہ دوسرے کلمہ کی ابتدا میں ہو	اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ
مد غیر لازم	حروف مد کے بعد سبب جزم عارضی ہو یعنی وقف کی وجہ سے ساکن پڑھ رہے ہوں	
مد لین	حروف لین کے سبب مد جزم ہو	خَوْفٌ ۔ غَيْرٌ

تعریف الوقف

وقف وقف رُکنے یا ٹھہرنے کو کہتے ہیں، وقف کرتے وقت آواز اور سانس رُک جائے گی۔

وصل وصل ملانے کو کہتے ہیں۔ اس میں آواز اور سانس جاری رہے گی۔

سکتہ سکتہ کرنے کی صورت میں آواز رُک جائے گی۔ لیکن سانس نہیں ٹوٹے گی۔

كَلَّا بَلْ سکتۃ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ

وَقِيْلَ مَنْ سکتۃ رَاقٍ

وقفہ وقفہ لمبے سکتہ کو کہتے ہیں۔

معمولی سکتہ اس کے علاوہ معمولی سا سکتہ بھی ہوتا ہے جو ہم کلمات کو الگ الگ کر کے پڑھتے ہیں اگر آدھے کلمے پر سکتہ کریں تو بھی عبارت غلط ہو جاتی ہے جیسے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ.................اگر کوئی.................اَلْحَمْ دُلِلّٰهِ

یا

اِيَّاكَ نَعْبُدُ.................کو.................اِيَّا كَنَعْبُدُ.................پڑھے۔

وقف کی اقسام لفظ اور معنی کے اعتبار سے

اقسام وقف: وقف کی چار قسمیں ہیں۔وقفِ تام، وقفِ کافی، وقفِ حسن، وقفِ قبیح

وقف تام: یعنی لفظ و معنی کے لحاظ سے جملہ مکمل ہے۔اگلے جملے سے نیا مطلب ہے۔

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

وقف کافی: یعنی لفظ کے لحاظ سے کلام مکمل ہے لیکن معنی کے اعتبار سے اگلے جملے سے ربط باقی ہے۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

وقف حسن: یعنی لفظ اور معنی دونوں بعد والے کلام سے مربوط ہیں اگرچہ ایک لحاظ سے مفہوم کامل بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

وقف قبیح: یعنی لفظ اور معنی کے اعتبار سے کلام ناقص ہے

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ

وقف حسن اور وقف قبیح پر رکنے کی صورت میں دوبارہ ماقبل سے ملا کر پڑھتے ہیں۔

کیفیتِ وقف

وقف کی قسمیں کلمہ کے آخر کی حرکت کے اعتبار سے۔

اسکان: ـَ ـِ ـُ ـٍ ـٌ ـّ

اگر کلمہ کے آخر میں زیر، زبر، پیش، دوپیش، دوزیر یا تشدید ہو تو وقف کرتے وقت ساکن کریں گے۔

ابدال: ۃ ـً

گول (ۃ) پر وقف کی صورت میں (ہ) پڑھیں گے۔ جبکہ دوزبر (ـً) والی تنوین پر وقف کرتے وقت

الف پڑھیں گے مثلاً: فَاطِمَۃٌ.....فَاطِمَہْ.....حَنِیْفًا.....حَنِیْفَا

عدمِ تغیر: ا ، ـْ ـُ

حروف مدہ اور حروف ساکن پر بغیر کسی تبدیلی کے وقف کریں گے۔۔۔۔اٰبَا اٰبِیْ اَبُوْ اِلَیْکُمْ

ءْ ـّ

ہمزہ ساکن پر ہمیشہ جھٹکا ہوتا ہے وقف کی صورت میں بھی ہمزہ ساکن پر جھٹکا باقی رہے گا۔

تشدید والے حرف پر رُکتے وقت ساکن کریں گے شدت باقی رہے گی تا کہ جزم والے حرف سے فرق ہو۔

نون مشدد اور میم مشدد پر ہمیشہ غنہ کریں رُکتے وقت بھی غنہ رہے گا تا کہ جزم والے حرف سے فرق ہو۔

مدّ منفصل پر وقف کی صورت میں مد ختم ہو جائے گا اور صرف حروفِ مد کی آواز آئے گی۔

حروفِ مد کے بعد سبب مد جزم یا تشدید اگر دوسرے کلمہ کی ابتداء میں ہوں تو حروف مد کی آواز کم ہو کر زبر زیر پیش میں بدل جائے گی

خلاصہ وقف

	آواز	سانس
وقف رکنا	✗	✗
وصل ملانا	✓	✓
سکتہ	✗	✓

اقسام وقف لفظ ومعنی کے لحاظ سے

تام کافی حسن قبیح

کیفیت وقف کلمہ کے آخر میں اعراب کے لحاظ سے

بدون تغییر ←

وقف ابدال ←

وقف اسکان ←

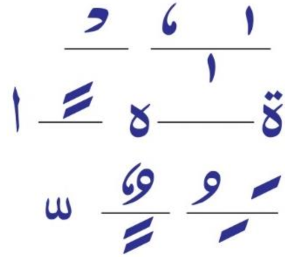

ع ← ساکن کرتے وقت جھٹکا باقی رہے گا۔

س ← ن،م ← ساکن غنہ کے ساتھ۔

قلقلہ ← ساکن، شدت اور قلقلہ کے ساتھ۔

باقی حروف پر تشدید ← ساکن، شدت کے ساتھ۔

مشق وقف

1	بدون تغیر	ـُـ	مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ـُـ	مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
2		ـٰـ	مُوْسٰی علیہ السلام	ـٰـ	مُوْسٰی علیہ السلام
3		ـٖـ	مَھْدِیْ علیہ السلام	ـٖـ	مَھْدِیْ علیہ السلام
4		ـٗـ	لِیَتَفَقَّھُوْا	ـٗـ	لِیَتَفَقَّھُوْا
5	ابدال	ة	فَاطِمَة سلام اللہ علیہا	ه	فَاطِمَه سلام اللہ علیہا
6		ـً	عَلِیًّا	ا	عَلِیَّا
7	اسکان	ـٍ	عَلِیٍّ علیہ السلام	ـْـ	عَلِیْ علیہ السلام
8		ـٌ	جَعْفَرٌ علیہ السلام	ـْـ	جَعْفَرْ علیہ السلام
9		ـَـ	مُحَمَّدَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ـْـ	مُحَمَّدْ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
10		ـِـ	مُحَمَّدِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ـْـ	مُحَمَّدْ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
11		ـُـ	مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ـْـ	مُحَمَّدْ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
12		ـّـ	عَلِیّ علیہ السلام (شدت کے ساتھ)	ـْـ	عَلِیْ علیہ السلام
13		نّ ـ مّ	جَآنّ ـ غَمّ (غنہ کے ساتھ)	ـْـ	جَآنْ ـ غَمْ
14		ء	کِسَآءِ (جھٹکے سے)	ـْـ	کِسَآءْ

مد منفصل پر وقف کرتے وقت مد ختم ہو جائے گا، حروفِ مد کے بعد ساکن کرنے کی صورت میں مدِ غیرِ لازم بن جائے گا۔

قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ

رموز اوقاف

○	وقف تام	ٹھہرنا بہتر ہے۔(آیت ختم ہوگئی ہے)
م	وقف لازم	ضرور ٹھہرنا چاہیے۔
ط	وقف مطلق	ٹھہرنا بہتر ہے، لیکن بات پوری نہیں ہوئی ہے۔
ج	وقف جائز	ٹھہرنا بہتر ہے نہ ٹھہرنا بھی جائز ہے۔
ز	وقف مجوز	نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ص	وقف مرخص	ٹھہرنا صحیح ہے لیکن ملانا بہتر ہے۔
صلے	الوصل اولی	ملانا بہتر ہے۔
قلے	الوقف اولی	رُکنا بہتر ہے۔
ق	قیل علیہ الوقف	رُکنا قول ضعیف ہے، ملانا بہتر ہے۔
قف	یوقف علیہ	ٹھہر جاؤ
صل	قد یوصل	ملایا بھی جاتا ہے۔
س	سکتہ	رُکیں لیکن سانس نہ ٹوٹے۔
وقفہ	وقفہ	لمبے سکتے کو کہتے ہیں۔
لا	لا وقف علیہ	ٹھہرنا صحیح نہیں ہے۔
لا	اگر دائرے کے اوپر ہو	ٹھہر سکتے ہیں، لیکن ملانا بہتر ہے۔
مع	معانقہ	دونوں مقام پر ایک ساتھ وقف نہ کریں۔

حروف مشابه

(اوران میں فرق)

ص ، س ، ث　　ض ، ظ ، ذ ، ز　　ط ، ت

ان حروف میں فرق کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے:

ص،ض،ط،ظ

ان کو حروف اطباق کہتے ہیں، ان حروف کوادا کرتے وقت

- آواز ہمیشہ بھاری ہوتی ہے۔
- منہ بھر کر پُر ادا ہوتے ہیں۔
- زبان گول ہوجاتی ہے۔
- زبان کا حلق کی طرف والا حصہ تالو سے مل جاتا ہے۔
- زبان اگر سیدھی اور نیچے کی طرف رہے تو حرف باریک ادا ہوگا۔

ص،س،ز

ان کو حروف صفیر کہتے ہیں، ان حروف کوادا کرتے وقت آواز:

- ہمیشہ سیٹی کی سی آواز آتی ہے۔
- پُر اور سیٹی کے معیار کے ذریعہ حروف میں فرق آتا ہے۔

آواز	س	ص	ث	ض	ظ	ذ	ز	ط	ت
پُر	✗	✓	✗	✓	✓	✗	✗	✓	✗
سیٹی	✓	✓	✗	✗	✗	✗	✓	✗	✗

ض اور ظ میں فرق

❁ ض اور ظ میں فرق کرنا مشکل ہے کیونکہ دونوں کی آواز بھاری ہوتی ہے اور دونوں میں سیٹی کی آواز نہیں آتی اور مخرج کے ذریعے سے بھی فرق نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ایک مخرج سے مختلف آوازیں نکالی جاسکتی ہیں۔

❁ صرف استطالہ ایک ایسی صفت ہے جو حرف "ض" میں پائی جاتی ہے اور "ظ" میں نہیں پائی جاتی۔

❁ استطالہ کے معنی طول دینے کے ہیں لیکن اس سے مراد مد نہیں ہے کیونکہ مد ہر حرف میں پایا جاتا ہے استطالہ کو حروف لین کے ذریعے سمجھا جاسکتا ہے۔ حروف لین سے مراد جب "واوْ" اور "یا" سے پہلے زبر ہو، باقی تمام حروف کو ملاتے وقت ساکن والے حرف پر آواز آ کر ختم ہوجاتی ہے جیسے:

آبْ ۔ آلْ ۔ آنْ

❁ لیکن حروف لین میں ملاتے وقت آواز رکتی نہیں ہے بلکہ ان کو نرمی سے کھینچ کر ادا کیا جاتا ہے اگر کوئی حروف لین کو ایک دم ادا کر دے تو آواز خراب ہوجاتی ہے یہی فرق ہے حرف "ض" اور "ظ" میں۔ "ض" کو ادا کرتے وقت زبان کا دائیاں یا بائیاں کنارہ اوپر کی داڑھوں سے اس طرح ملتا ہے کہ زبان کا حلق کی طرف والا حصہ پہلے ملتا ہے پھر آہستہ آہستہ آگے کا حصہ ملتا ہے جس سے حرف "ض" کی ادائیگی میں دیر لگتی ہے۔

❁ بعض عرب "ض" کی آواز کو "ظ" جیسا ادا کرتے ہیں اور بعض عرب اس کو "دال" جیسا ادا کرتے ہیں کیونکہ دونوں عرب ہیں اس لیے ان دونوں لہجوں کو ہم غلط نہیں کہہ سکتے، لیکن اردو لہجے میں جو ہم "واوْ" کی آواز شامل کر دیتے ہیں یہ ہر لحاظ سے غلط ہے۔

جیسے الضَّآلِّیْنَ کو کوئی "الضوالین" پڑھے

حروف قلقلہ

قلقلہ: لغت میں اس کے معنی ہیں جنبش یا حرکت جب کہ اصطلاح میں سکون کے وقت حرف کی آواز کو آزاد اور ظاہر کرنے کو قلقلہ کہتے ہیں۔ یہ صفت صرف ان پانچ حروف "ب۔ج۔د۔ط۔ق" میں پائی جاتی ہے، ان کا مجموعہ "قُطْبُ جَدٍّ" بنتا ہے۔ اگر ان حروف پر تشدید ہو تو قلقلہ شدت سے ہوگا۔

مندرجہ ذیل مثالوں کو استاد کی مدد سے دہرائیں:

ب	اَبْکٰی ... اِبْرَاهِيْمُ ... اُبْسِلُوْا ... فَاضْرِبْ ... جِبْرِيْلُ
ج	اَجْرًا ... اِجْرَائِیْ ... مُجْرِمُوْنَ ... تَجْرِیْ ... رِجْلَيْنِ
د	لَمْ يَلِدْ ... وَلَمْ يُوْلَدْ ... يُدْخِلُ ... لَكَنُوْدٌ ... نُمِدُّ
ط	اَطْرَافِهَا ... اِطْعَامُ ... نُطْعِمُ ... نَطْمِسُ ... تُطْعِمُوْنَ
ق	اُقْسِمُ ... خَلَقْنَا ... مِقْدَارُ ... مُقْوِيْنَ ... فَوَاقٍ ... بِالْحَقِّ

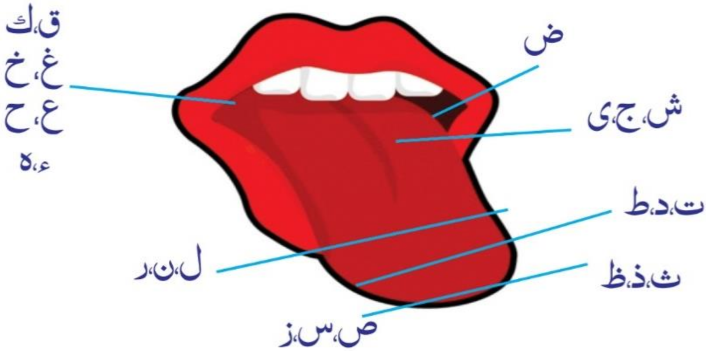

ب : دونوں ہونٹ کا تر حصہ ملے گا۔ م : دونوں ہونٹ کا خشک حصہ ملے گا۔

و : دونوں ہونٹ گول ہو جائیں گے ملیں گے نہیں۔

ف : اوپر کے دانتوں کا کنارہ نچلے ہونٹ کے تر حصے سے ملے گا۔

مخارج حروف

- کسی حرف کا مخرج معلوم کرنے کے لیے اس حرف کو ساکن کر کے اس سے پہلے زبر، زیر، پیش لگا کر پڑھتے ہیں۔
- غنہ ناک سے ادا ہوتا ہے، حروف مد حرف نہیں ہیں اس لیے ان کا مخرج نہیں ہے منہ سے ہوا کی صورت میں ادا ہوتے ہیں۔
- جن حروف کا مخرج ایک ہو متجانسین اور جن کا مخرج قریب ہو متقاربین کہلاتے ہیں۔

حلقی	ء، ہ	حلق کے نچلے حصے سے ادا ہوں گے۔
	ع، ح	حلق کے درمیانی حصے سے ادا ہوں گے۔
	غ، خ	حلق کے اوپری حصے سے ادا ہوں گے۔
لہوی	ق، ک	زبان کی جڑ سے ادا ہوں گے۔
ضرسی	ض	زبان کا دائیاں یا بائیاں کنارہ اوپر کی داڑھوں سے ملے گا۔
شجری	ش، ج، ی	وسط زبان سے جبکہ 'ی' حروف مد سے نہ ہو
لثوی	ل، ن، ر	زبان کا اگلا حصہ جب تالو سے ملے۔
نطعی	ت، د، ط	زبان سامنے کی اوپر داڑھوں سے ملے۔
ذولقی	ث، ذ، ظ	نوک زبان اوپر کے دانتوں کے کنارے سے ملے۔
اسلی	ص، س، ز	زبان سامنے کے نچلے دانتوں سے ملے۔
شفہی	ف، ب، م، و	ہونٹوں سے

صفاتِ حروف

ذاتی صفاتِ حروف وہ صفات ہیں جن کو اگر حرف سے جُدا کیا جائے تو حرف بگڑ جاتا ہے۔ان میں سے دس متضاد صفات یہ ہیں:

جھر..........ھمس　　شدت.....رخوت

استعلاء ...استفال　　اطباق........انفتاح

اذلاق ......اصمات

(۱) جَھْرْ ۔(رفع الصوت)

قوت صوت، بلندی آواز ہے جس میں پوری سانس آواز میں بدل جائے گی۔
صوتی تار نزدیک ہوں گے، جس سے ان میں واضح ارتعاش محسوس ہوگا،
جو ہر صوت زیادہ ہوگا تو نتیجہ میں آواز بلند ہوگی۔وہ حروف یہ ہیں:

ب ، ج ، د ، ذ ، ر ، ز ، ض ، ط ، ظ
ع ، غ ، ق ، ل ، م ، ن ، و ، ء ، ی

(۲) ھَمْسْ ۔(خفاء)

اونٹ کے ریت پر چلنے کی آواز، پوری سانس آواز میں تبدیل نہیں ہوگی، بلکہ سانس کا سلسلہ جاری رہتے ہوئے صوتی تاروں میں معمولی ارتعاش پیدا ہوگا، جس کے نتیجے میں آواز پست

ہوگی، وہ حروف یہ ہیں۔

فحثه ، شخص ، سكت

(۳) شِدَّتْ۔ (نرمی، سستی)

ان حروف کی ادائیگی کے وقت متکلم کو اپنے ادا کرنے پر پورا قابو ہوتا ہے۔ اس لیے ان حروف پر وقف کرتے وقت آواز فوراً رُک جائے گی، وہ حروف یہ ہیں:

اجد ، قط ، بكت

(۴) رَخْوَتْ۔ (نرمی، سستی)

ان حروف کی ادائیگی کے وقت متکلم کو اپنے حروف کے ادا کرنے پر پورا قابو نہیں ہوتا ہے اس لیے وقف کے باوجود آواز جاری رہتی ہے، وہ حروف یہ ہیں:۔

ث ، ح ، خ ، ذ ، ز ، س ، ش ، ص
ض ، ط ، ظ ، غ ، ف ، و ، ه ، ی

شدت ورخوت کے درمیان توسط ہے۔ وہ حروف یہ ہیں:

ل ، ن ، ع ، م ، ر

(۵) اِسْتِعْلَاءْ۔ (بلندی)

زبان کا جڑ والا حصہ اُٹھ کر حنک اعلیٰ یعنی تالو سے مل جائے گا، جگہ تنگ ہو جائے گی جس سے حروف کی آواز بھاری اور بلند ہو جائے گی۔ وہ حروف یہ ہیں:

ص ، ض ، ط ، ظ ، غ ، خ ، ق

(۶) اِسْتِفَالْ۔ (نیچے آنا)

زبان کا جڑ والا حصہ نیچے رہے گا جس سے آواز دھیمی اور باریک ہو جائے گی۔

(۷) اِطْبَاقْ۔

زبان کے جڑ والے حصے کے علاوہ زبان کے کنارے بھی تالو سے مل جائیں گے زبان کے درمیانی حصے میں گڑھا پڑ جائے گا۔ وہ حروف یہ ہیں:

ص ، ض ، ط ، ظ

(۸) اِنْفِتَاحْ۔

زبان کے کنارے تالو سے نہیں ملیں گے۔

(۹) اِذْلَاقْ۔ (زبان کا تیزی سے جنبش کرنا)

یہ حروف سریع النطق یعنی تیزی سے ادا کیے جاتے ہیں، رواں اور آسان ہونے کے سبب سہولت سے ادا ہوتے ہیں:

فر ۔ من ۔ لب

(۱۰) اِصْمَاتْ۔

ان حروف کا ادا کرنا دشوار ہوتا ہے ان میں سے چار حروف ایک ساتھ نہیں آ سکتے لفظ مثلاً

عسجل (البتہ یہ عربی لفظ نہیں ہے)۔

حرف (ر)

حرف (ر) کو بعض مقامات پر منہ بھر کر بھاری آواز میں پڑھتے ہیں۔ زبان گول ہو کر تالو سے مل جاتی ہے اس کو (تفخیم را) کہتے ہیں۔

بعض مقامات پر نازک (باریک) پڑھتے ہیں۔ صرف نوک زبان حرف کے مخرج سے ملتی ہے۔ اس کو (را) کی ترقیق کہتے ہیں۔

فِرْقٍ۔ یَسْرْ۔ نُذُرْ۔ اَسْرْ۔ مِصْرْ (ا الفاظ کو دونوں طریقوں سے پڑھنا صحیح ہے)

اَرْ اَنْ اَلْ

	تفخیم را	(ر) کی ترقیق
1	رَ رُ	رِ
2	ـَرْ ـُرْ	ـِرْ
3	اَرْ اُرْ	ـِیْ رْ
4	رْ (سے پہلے ہمزہ وصل)	ـَیْ رْ
5	ـَرْ ـُرْ ـُوْرْ	ـِیْرْ
6	رْ (کے بعد حروف استعلاء)	مجرے ھا

تفخیم را

حرف (ر) کو بعض مقامات پر منہ بھر کر بھاری آواز میں پڑھتے ہیں۔ زبان گول ہو کر تالوؤ سے مل جاتی ہے اس کو (تفخیم را) کہتے ہیں۔

❁ خود حرف (ر) پر زبر یا پیش ہو مثلاً:

رَبِّ ۔ لَرَآدُّكَ ۔ بَشَرًا ۔ رُسُلُهُمْ ۔ ءَاخَرُونَ ۔ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

❁ حرف (ر) ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو مثلاً:

اَرْسَلَ ۔ مَرْجِعُكُمْ ۔ قُرْاٰنٌ ۔ يُرْجَعُوْنَ

❁ حرف (ر) ساکن سے پہلے الف مد یا واؤ مد ہو مثلاً:

جَبَّارْ ۔ اَبْرَارْ ۔ شَكُوْرْ ۔ فَخُوْر

❁ حرف (ر) ساکن سے پہلے ہمزہ وصل ہو مثلاً:

مَنِ ارْتَضٰى ۔ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۔ اِنِ ارْتَبْتُمْ

❁ حرف (ر) ساکن سے پہلے ساکن اور اس سے پہلے زبر یا پیش ہو مثلاً:

قَدْرْ ۔ شَهْرْ ۔ خُسْرْ ۔ كُفْرْ ۔ غَوْرْ

❁ حرف (ر) ساکن کے بعد حروف استعلاء ہوں (ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ غ۔ خ۔ ق) مثلاً:

لَبِالْمِرْصَادْ ۔ قِرْطَاسْ ۔ فِرْقَةٍ

(ر) کی ترقیق

حرف (ر) بعض مقامات پر نازک (باریک) پڑھتے ہیں۔صرف نوک زبان حرف کے مخرج سے ملتی ہے۔اس کو [(ر) کی ترقیق] کہتے ہیں۔

- خود حرف (ر) پر زیر ہو مثلاً:

رِزْقاً ۔ ذُرِّیَّتَہٗ ۔ جَبَّارٍ ۔ مَرِیْضًا

- حرف (ر) ساکن سے پہلے زیر ہو لیکن زیر عارضی نہ ہو جیسے ہمزہ وصل مثلاً:

اُمِرْتُ ۔ فِرْعَوْنُ ۔ شِرْعَةً

- حرف (ر) ساکن سے پہلے یاء مد ہو مثلاً:

خَبِیْرٌ ۔ کَبِیْرٌ ۔ نَذِیْرٌ

- حرف (ر) ساکن سے پہلے یاء لین ہو مثلاً:

خَیْرٌ ۔ طَیْرٌ

- حرف (ر) ساکن سے پہلے ساکن اور اس سے پہلے زیر ہو مثلاً:

حِجْرٌ ۔ ذِکْرٌ ۔ وِزْرٌ

- امالہ کبری جیسے مجرے ھا

قرائت کی مشق

قرائت کی مشق کرتے وقت ایک ایک کلمے کو توڑ توڑ کر پورے قوانین کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کریں، تاکہ اگر کہیں غلطی ہو رہی ہے تو وہ واضح ہو جائے مثلاً

اَللّٰھُمَّ

الف کو "لام" کے ساتھ شدت کے ساتھ ملائیں اور لام کی آواز کو بھاری کرتے ہوئے "الف" کے برابر کھینچیں اور جتنا "الف" کھینچا ہے اتنی ہی مقدار میں "میم" کے اوپر غنہ کریں یعنی آواز کو ٹھرائیں اور "میم" کے اوپر زبر کو نہ زور دیں اور نہ کھینچیں۔

کیونکہ کلمہ جلالہ "اللہ" سے پہلے جب بھی زبر یا پیش ہوتا ہے تو اس کے "لام" کو بھاری پڑھتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر مقام پر "لام" باریک پڑھا جاتا ہے۔ یہ خیال رکھا جائے کہ "لام" کی آواز بھاری ہوگی پہلے جو "الف" کی آواز ہے وہ باریک رہے گی کیونکہ لام کے اوپر کھڑا زبر ہے اس لیے اس کو "الف" کی مقدار میں کھینچیں گے ضمناً "لام" کے ساتھ "الف" کی آواز بھی بھاری ہو جائے گی۔

لَ، لٰ، لٓ یہ خیال رکھا جائے کہ کھینچے کی مقدار نہ اتنی کم ہو کہ زبر کی آواز بن جائے اور نہ اتنی زیادہ ہو کہ مد کی آواز آنے لگے۔

کلمہ جلالہ "اللہ" میں "لام" کے اوپر کیونکہ تشدید بھی ہے اس لیے "لام" کی آواز دو بار آئے گی، دونوں "لام" کو شدت کے ساتھ ملا کر ادا کریں اگر دونوں "لام" میں فاصلہ ہو جائے تو ساکن کی آواز بن جائے گی۔

"لام" کو شدت کے ساتھ ایک دم پڑھنا ہے اگر اس پر آواز ٹھہرا کر نرمی سے ادا کی تو یہ غنہ کی آواز بن جائے گی اور یہ غنہ کے موارد میں سے نہیں ہے۔

"میم" مشدد پر غنہ کی مقدار ماقبل والے "الف" کی مقدار کے برابر رکھیں کیونکہ کبھی ہم آہستہ اور کبھی تیز پڑھتے ہیں جس سے "الف" کی مقدار میں بھی فرق پڑھ جاتا ہے۔غنہ اور حروف مد کی مقدار ایک رکھیں تا کہ تناسب اور خوبصورتی برقرار رہے۔

اس کے بعد "میم" کے اوپر زبر ہے زیر، زبر، پیش کی مقدار انتہائی معمولی ہونا چاہیے زور دینے اور کھینچ کر ادا کرنے سے آواز حروف مد میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

صَلِّ

"ص" کی آواز بھاری اور سیٹی کے ساتھ ہے اس کے بعد "لام" پر تشدید ہے۔"ص" کو شدت کے ساتھ "لام" کے ساتھ ملائیں گے اور دونوں "لام" میں فاصلہ نہیں دیں گے اور لام کے زیر کو بہت معمولی ادا کریں گے اور شدت بھی یہاں ختم کر دیں گے۔

عَلٰی

"ع" کے اوپر زبر ہے اور یہ بھاری حروف میں سے بھی نہیں ہے آواز بھاری کیے بغیر بہت معمولی مقدار میں ادا کریں گے "لام" کو "الف" کے برابر کھینچیں گے اور یہاں "لام" کی آواز بھاری بھی نہیں ہوگی۔

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٌ

میم مشدد پر دو مقام پر غنہ ہے اس کے علاوہ تنوین کو واو میں ادغام کرنا ہے اور یہاں غنہ بھی کرنا ہے۔آخر میں دال ساکن حروف قلقلہ میں سے ہے جس پر قلقلہ کرنا ہے۔

الله

الف — بھاری — الف — الف — قلقلہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

غنہ — غنہ — غنہ+ادغام — غنہ

اَلْ لَا ھُمْ مَ ۔ صَلْ لِ ۔ عَ لَا ۔ مُ حَمْ مَ دِنْ وْ ۔ وَ ۔ ئَا لِ ۔ مُ حَمْ مَدْ

ـَ ـِ ـُ ← زبر زیر پیش ۸ مقام پر

الف .... ۳ مقام پر

قلقلہ .... ۱ مقام پر

غنہ .... ۴ مقام پر

ادغام .... ۱ مقام پر

شدت .... ۲ مقام پر

بھاری حروف ...... ۲ مقام پر

ـَ ـُ / ـِ	ا ، ا / ا	~	~
	حروف لین	مد منفصل	مد متصل
	امالہ، غنہ	مدلین ، مدعارضی	مدلازم

اذان واقامه

اَللهُ اَكْبَرُ	حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ	حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ	قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ (صرف اقامت میں)
اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللهِ	اَللهُ اَكْبَرُ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

کلمہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللهِ وَ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللهِ وَخَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ

تسبیحاتِ اربعہ

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

دعائے قنوت

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

سورہ البقرہ ۲، آیت ۲۰۱۔

ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں دوزخ کی سزا سے بچا۔

تسبیح حضرت فاطمہ علیہا السلام

اَللهُ اَكْبَرُ (۳۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۳۳) سُبْحَانَ اللهِ (۳۳)

یَا رَبَّ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ یَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِیْنَ

وَیَا رَاحِمَ الْمَسَاكِیْنِ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

نماز

نیت: پڑھی جانے والی نماز کو دل میں معین کریں یعنی دل میں یہ ارادہ رکھیں کہ اللہ کی اطاعت کی خاطر یہ نماز بجالا رہا/رہی ہوں **قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہِ**۔ اس کے فوراً بعد کہیں **اَللّٰہُ اَکْبَرْ**۔

ذکرِ رکوع	سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ
ذکر سجدہ	سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ
رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہو کر	سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ
دونوں سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے وقت	بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ
تشہد	اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدْ
سلام	اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ